بحث و نظر — ڈاکٹر حافظ محمود اختر

عہدِ عثمانؓ میں جمعِ قرآن

چند اعتراضات کا جائزہ

(آخری قسط)

۲۔ حضرت علیؓ خود حافظِ قرآن تھے۔ بالفرض اگر حضرت عثمانؓ نے کوئی گڑبڑ کر دی تھی تو حضرت علیؓ کو چاہیئے تھا کہ وہ اعلان فرماتے کہ یوں تحریفِ قرآن کا ارتکاب کیا گیا ہے اور میں اس کی اصلاح کر رہا ہوں حالانکہ حضرت علیؓ سے اس قسم کا کوئی بیان بھی وہ اس پر قادر نہیں ہوگا اور اس تبدیلی کا راز جلد ہی فاش ہو جائے گا اور ثابت شدہ نسخے اس کی مخالفت کریں گے۔ پھر قرآن مجید جو کہ لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہے، اس میں اس قسم کی تبدیلی کیونکر ممکن ہو سکتی ہے۔"[۴۹]

اگر ہم اس وقت کے حالات کو نگاہ میں رکھیں جب حضرت عثمانؓ نے قرآن جمع فرمایا تھا، تو اس بات کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا کہ حضرت عثمانؓ نے متنِ قرآن میں کوئی تبدیلی کر لی ہوگی۔ صحابہ کرامؓ کی جرأتِ ایمانی کا حال تو یہ تھا کہ دین کی کسی ادنیٰ سی بات سے انحراف کو جائز تصور نہ کرتے اور اس کے خلاف سینہ سپر ہو جاتے تھے۔ حضرت حسینؓ اپنے خاندان کے ساتھ شہید کر دیئے گئے اس لیے کہ وہ فاسق آمر کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرنا چاہتے تھے۔ برسرِ عام ایک شخص امیر المومنین حضرت عمرؓ سے استفسار کرتا ہے کہ لوگوں کی قمیضیں تو اتنی لمبی نہیں بن سکیں، تقریر کرنے سے قبل جواب دیں کہ امیر المومنین کی قمیص کس طرح اتنی لمبی بن گئی؟[۵۰]

اس کے مقابلہ میں کسی نے حضرت عثمانؓ کی کارروائی پر اعتراض نہ کیا بلکہ اس سے اتفاق کیا یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قرآن میں کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی تھی۔

صحابہ کرامؓ اس بات سے بھی آگاہ تھے کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔

من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار[۵۱]	جس نے میرے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹی بات کہی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

ایک اور روایت یوں ہے، حضورؐ نے فرمایا۔

من قال فی القرآن برایٔ فلیتبوأ مقعدہ من النار[۵۲]	جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کوئی بات کہی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

مسلمانوں کا توبحیثیت قوم مزاج ہی ایسا ہے کہ تحقیق اس کے رگ و ریشے میں رچی بسی ہے انہوں نے تدوینِ حدیث کے سلسلے میں جو تحقیقی روایت چھوڑی ہے اس کی نظیر کسی قوم کے پاس نہ موجود تھی اور نہ ہو سکتی ہے۔

اس سلسلے میں خود اہلِ مغرب کے اعترافات بھی موجود ہیں اور انہوں نے تو اس کی تعریف کی ہی ہے اس پس منظر میں کوئی دیانتدار محقق یہ بات تسلیم نہیں کر سکتا کہ حضرت عثمانؓ نے قرآنِ مجید میں تبدیلیاں کر دیں اور لوگ خاموش تماشائی بنے رہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کے عہد میں علمی دیانت داری کا جو معیار تھا اس کے تحت انہوں نے حکم دیا کہ ساتوں نسخوں کو ایک ایک کر کے مسجد نبویؐ میں ایک شخص با آواز بلند شروع سے آخر تک پڑھے تاکہ کسی شخص کو یہ شبہ نہ رہے کہ حضرت عثمانؓ نے قرآنِ مجید میں تبدیلی کر دی۔ ۵۳

حضرت عثمانؓ کے تیار کردہ مصحف پر ایک اعتراض یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ نے آپ کی اس کارروائی پر اعتراض کیا تھا اور ابن مسعودؓ اس نسخہ سے متفق نہ تھے۔ اس سلسلے میں ترمذی شریف کی ایک روایت جس میں امام زہری کا قول نقل کیا ہے کہ عبد اللہ ابن مسعودؓ کو شکایت تھی کہ کتابتِ قرآنِ مجید کا کام ان کے سپرد کیوں نہیں کیا گیا۔ جب کہ انہوں نے حضرت زید ابن ثابتؓ کے مقابلے میں زیادہ طویل عرصہ تک حضورؐ کی صحبت سے فیض حاصل کیا تھا۔ ۵۴

"حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے فتح الباری میں اس نقطۂ نگاہ کی وضاحت کی ہے۔ حضرت عثمانؓ نے یہ کام مدینہ طیبہ میں کیا تھا۔ ابنِ مسعودؓ اس وقت کوفہ میں تھے۔ حضرت عثمانؓ اس کام کو مؤخر نہیں کرنا چاہتے تھے حضرت زید ابن ثابتؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں تدوینِ قرآنِ مجید کا کام کر چکے تھے۔ لہٰذا انہوں نے یہی مناسب سمجھا کہ یہ مرحلہ بھی انہی کے ہاتھوں تکمیل کو پہنچے"۔ ۵۵

حافظ ابن حجر کی اس توجیہ کے علاوہ اس مسئلہ کی وضاحت یوں بھی ہوتی ہے کہ:

حضرت عثمانؓ کو اس وقت جو مسئلہ درپیش تھا وہ فوری نوعیت کا مسئلہ تھا۔ یہ صحابہؓ کے عمومی مقام و مرتبہ کا مسئلہ نہ تھا بلکہ اس کا تعلق تجربے سے تھا۔ حضورؐ نے جن صحابہ کرامؓ کے نام بطور قاری کے لوگوں کو بتائے ہوئے تھے ان میں عبد اللہ ابن مسعودؓ تھے۔ لیکن تدوینِ قرآن کا مسئلہ ایسا نہ تھا کہ کسی ماہرِ قرآن ہی کو اس پر مامور کیا جاتا۔ کیا زید ابنِ ثابتؓ کے لیے یہ اعزاز کچھ کم تھا کہ حضرت ابنِ مسعودؓ پر فوقیت رکھنے والے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عثمانؓ سے پہلے تدوینِ قرآن کے کام پر زید ابن ثابتؓ ہی کو مامور کیا تھا۔ پہلے دو خلفاءؓ نے ابن مسعودؓ کی مدینہ کی موجودگی کے باوجود انہیں

روینِ قرآن پر مامور نہ کیا تھا۔ اب تو ابنِ مسعودؓ مدینہ سے دُور کوفہ میں تھے۔ اس سے واضح ہوا کہ حضرات شیخینؓ نے موزوں ترین فرد کو اس کام پر لگایا تھا۔ دونوں مواقع پر زید ابن ثابتؓ کو مامور کرنا اس وجہ سے بھی تھا کہ وہ حضورؐ کے عہد میں کاتبِ وحی تھے۔ اگر مسئلہ تفسیرِ قرآن کا ہوتا تو شاید ابن مسعودؓ اس کام کے لیے موزوں تر ہوتے۔ لیکن یہاں تو مسئلہ ایسے کام کا تھا جس میں زید ابن ثابتؓ کا تجربہ ابن مسعودؓ سے زیادہ تھا۔ حضرت زید ابن ثابتؓ اور ان کی زیرِ نگرانی کام کرنے والی کمیٹی کے ارکان کو بھی لئے ایک امتیاز حاصل تھے۔ زید ابن ثابتؓ کے بارے میں حضور صلعم نے فرمایا۔

من سره ان یقرأ القرآن غضاً	جو شخص قرآن کو تر و تازہ پڑھنا چاہے
فلیقرأہ بقراءة زید[۵۶]	تو وہ زید ابن ثابت کی قرأت کو اپنائے۔

سلیمان بن یسار سے اہلِ مدینہ کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔

اجتمع علیها ابن عمر وعثمان وابیّ وزید وکان زید اقرأهم عندنا۔[۵۷]	اس پر ابن عمر، عثمان، ابی بن کعب اور زید متفق ہیں اور زید ہمارے نزدیک سب سے زیادہ بہتر قاری تھے۔

زید بن ثابتؓ کے بارے میں نورالدین عتر لکھتے ہیں۔

وقد بلغ فی الذکاء مبلغاً عظیماً تمیّز به علی اهل عصره[۵۸]	وہ ذہانت میں عظیم درجہ تک پہنچے ان کی حیثیت ان کے ہم عصروں میں سب سے ممتاز ہے۔

شعبی کہتے ہیں۔

علت رتبة زید فی الفرائض والقرآن۔[۵۹]	زید ابن ثابتؓ کا مرتبہ علم فرائض اور علم قرآن میں سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔

ابو عبدالرحمٰن السلمی تابعی کہتے ہیں۔

کانت قراءة ابی بکر وعمر وعثمان وزید بن ثابت والمهاجرین والانصار واحدة، کانوا یقرؤون القراءة العامة وهی القراءة التی قرأها رسول الله صلعم	ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، زید ابن ثابتؓ اور مہاجرین وانصارؓ کی قرأت ایک ہی تھی۔ وہ عام قرأت کے مطابق ہی قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے یہ وہی قرأت تھی جس پر حضور اکرمؐ نے جبریل کے سامنے دو مرتبہ قرآن مجید پڑھا تھا جس

علی جبریل مرتین فی العام الذی قبض فیه وکان زید قد شهد العرضة الاخیرة وکان یُقرئ الناس بها حتیٰ مات ولذٰلک اعتمده الصدیق فی جمعه وولّاه عثمان کتبة المصحف ۶۰

سال کہ آپ کی وفات ہوئی۔ زید بن ثابت رضؓ "عرضۂ اخیرہ" میں موجود تھے اور وہ لوگوں کو اسی کے مطابق پڑھاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ اسی بنا پر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے قرآن جمع کرتے وقت ان پر اعتماد کیا اور عثمان رضؓ نے بھی کتابت مصحف کا کام انہیں کے سپرد کیا۔

"نکت الانتصار" میں بھی اس سلسلے میں لکھا ہے۔

...... وغیر ذٰلک کثیر من الاخبار فی فضله وعلو تقدمه فی القرآن الکریم متواترة المعنیٰ کما بین اهل التحقیق۔ ۶۱

...... ان اقوال کے علاوہ بھی آپ کے فضائل میں بہت سے اقوال موجود ہیں اور قرآنِ مجید کے معاملے میں آپ کا بلند مرتبہ ہونا تواتر معنوی کی حد تک ثابت ہے جیساکہ محققین کا خیال ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے جب انہیں جمع قرآن کا کام سونپا تھا تو اس وقت ان کے بارے میں آپ رضؓ کے الفاظ یہ تھے۔

انک شاب (او رجل) عاقل ۶۲

بے شک تم عقل مند نوجوان ہو۔

ایک مرتبہ لوگوں سے سوال کیا۔

من اکتب الناس؟ قالوا کاتب رسول اللہ صلعم زید بن ثابت۔ قال فایُ الناس اعرب؟ قالوا سعید بن العاص، قال عثمان فلیمل سعید ولیکتب زید۔ ۶۳

سب سے اچھا کاتب کون ہے؟ کہا گیا کہ رسول اللہؐ کے کاتب زید ابن ثابت رضؓ آپ رضؓ نے پوچھا سب سے زیادہ عربی کا ماہر کون ہے؟ کہا گیا کہ سعید بن العاص رضؓ ہیں۔ آپ رضؓ نے فرمایا۔ سعید لکھائیں اور زید لکھیں۔

ایک دوسری روایت میں سعید بن العاص رضؓ کے بارے میں حضرت عثمان رضؓ کا سوال یوں ہے۔

ای الناس افصح؟ قالوا سعید

لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح کون ہے؟

بن العاص کلہ لوگوں نے کہا سعید بن العاص۔

ان روایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت زید ابن ثابتؓ کو ان کے مخصوص امتیازات کی وجہ ہی سے جمع قرآن کمیٹی کا سربراہ بنایا گیا تھا۔

ان تفصیلات کی روشنی میں ہم بجا طور پر مستشرق بہل (Buhl) کے اس نقطۂ نگاہ کی تردید کرسکتے ہیں کہ قرآن مجید لکھنے والے لوگ نو آموز اور ناتجربہ کار تھے اور ان کی طرف سے کچھ لاپرواہی کا مظاہرہ ہوا اور قرآن مجید میں کچھ غلطیاں باقی رہ گئیں ۶۵

حضرت عثمانؓ کے تیار کردہ نسخہ پر ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ۔

آپ کے سامنے آپ کا تیار کردہ نسخہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا۔

ان فی القرآن لحناً ستقیمہ العرب بالسنتہم ۶۶ "بے شک قرآن مجید میں "لحن" ہے عرب اپنی زبان سے اسے درست کریں گے۔"

اس سلسلے میں علامہ محمود آلوسی نے وضاحت کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

لم یصح عن عثمان اصلا ۶۷ یعنی یہ روایت حضرت عثمانؓ سے بالکل ثابت نہیں

وہ مزید لکھتے ہیں۔

مصحف عثمانؓ پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ رسم عثمانی وحی سے بھی ثابت ہے۔ حدیث نبوی کی رُو سے غلطی پر اجماع ہو ہی نہیں سکتا۔

اس روایت میں مذکور ہے حضرت عثمانؓ نے "جمع قرآن کمیٹی" کے ارکان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

احسنتم واجملتم ۶۸ یعنی تم نے اچھا اور عمدہ کام کیا ہے۔

اگر اس کام میں کوئی غلطی ہوتی تو آپ اس غلطی کی تحسین کیوں کر فرما سکتے تھے۔

ابو عبیدہ نے عبدالرحمن بن ہانی سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس تھا۔ کاتبانِ مصاحف، مصحف کے حصے آپ کے سامنے پیش کر رہے تھے تو اس میں لم یتسن، لا تبدیل للخلق اور امہل الکافرین لکھا ہوا تھا۔ آپ نے تینوں مقامات پر قلم دوات منگوا کر غلطی کی اصلاح فرمادی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ ذاتی طور پر مصحف کو چیک کرتے تھے اور غلطیوں کی اصلاح فرمایا کرتے تھے۔ اس اعتراض کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ یہاں "لحن" سے مراد غلطی نہیں بلکہ قرآن کے وہ صحیح الفاظ مراد ہیں جو اہلِ عرب کی زبان پر چڑھے ہوئے نہ تھے اور یہ الفاظ ان کی طرزِ گفتار کے مطابق نہ تھے۔ ایسے

الفاظ کے بارے میں حضرت عثمانؓ نے فرمایا تھا قرآن مجید میں ایسے انداز کے الفاظ ہیں جنہیں عرب بار بار پڑھنے سے صحیح طور پر پڑھنے لگیں گے اور ان کی زبانیں رفتہ رفتہ اس طرز پر پڑھنے کی عادی بن جائیں گی۔

اس میں شک نہیں کہ لفظ "لحن" دو معنوں میں مشترک ہے۔ ایک معنیٰ غلطی ہے اور ایک معنیٰ طرز کلام۔ یہاں دوسرا معنیٰ مراد لیا جائے گا۔ یہی معنیٰ امام راغب اصفہانی نے مفردات القرآن میں بیان کیا ہے کہ اسے "لحن محمود" کہا جاتا ہے۔ اسی کے متعلق شاعر کہتا ہے۔

خیر الحدیث ما کان لحنا

اچھی بات وہ ہے جو ایک خاص طرز سے کہی جائے

یہی معنیٰ خود قرآن مجید کی آیت مبارکہ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ میں استعمال کیا گیا ہے۔

بخاری شریف میں حضورؐ کا ایک فرمان موجود ہے۔

لعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ	یعنی فریقین مقدمہ میں سے کبھی ایک فصیح طرز
من بعض فا قضی لہ علی نحو ما	کلام کا ماہر ہوتا ہے میں اس کی بات سن
اسمع منہ فمن قضیت لہ بشی	کر فیصلہ کر دیتا ہوں۔ لہٰذا اگر کسی بھائی کا حق
من اخیہ فلا یاخذنہ فانما	اسے میں دیدوں تو وہ اسے ہرگز نہ لے۔ یہ اس
اقطع لہ قطعۃ من النار (بخاری،مسلم)	کے حق میں آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔

ایک وضاحت یہ بھی کی گئی ہے کہ "لحن" سے رسم الخط کا لحن مراد ہو کہ رسم مصحف عثمانی میں بعض جگہ ملفوظ اور مکتوب الفاظ موافق نہیں لیکن عرب اہل زبان اپنی زبان سے اسے درست پڑھ لیں گے۔

علامہ محمود آلوسی لکھتے ہیں۔

اس روایت کی سند منقطع اور مضطرب ہے اور اس کے راوی ضعیف ہیں [۲۹]

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ حضرت عثمان کے نسخہ میں کوئی غلطی نہ تھی اور نہ ہی حضرت عثمانؓ نے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ تدوین کمیٹی کے تیار کردہ نسخے میں غلطیاں ہیں اور لوگ خود انہیں درست کر لیں گے۔ اس طرح ان روایات سے قرآن مجید کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

حضرت عثمان رضؓ کے تیار کرواتے ہوئے مصحف کے بارے میں ہم نے چند باتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اہل مغرب نے شیعہ مآخذ کو بنیاد بناتے ہوئے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ کی اس کارروائی کا کوئی فائدہ مرتب نہ ہوا اور قرآن مجید کے متن میں غلطیاں موجود رہیں اہل مغرب نے محض قیاس آرائیوں کی بنیاد پر یہ غلط بیانیاں کی ہیں۔ ورنہ حقائق ان کے موقف کی تائید نہیں کرتے۔

اہلِ مغرب کے اسی متعصبانہ اور معاندانہ غور و فکر کا نتیجہ ہے کہ وہ حضرت عثمان رضؓ کی اس کارروائی کے بارے میں کوئی ایک فیصلہ نہیں کر سکے۔ اور صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ محض قیاس آرائیوں اور ظن و تخمین سے کام لے رہے ہیں۔ ان کے فیصلوں میں زمین و آسمان کا فرق دکھائی دیتا ہے۔

ایک گروہ کہتا ہے کہ قرآنِ مجید اس سے قبل اصل حالت میں موجود تھا، لیکن حضرت عثمان رضؓ نے اس میں تغیر و تبدل کر دیا۔[۷۱]

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ قرآن کے متن کا کھوج لگانے کی پہلی کوشش ہی حضرت عثمان رضؓ نے کی[۷۲] ایک گروہ کہتا ہے کہ حضرت عثمان رضؓ کا یہ نسخہ، حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے تیار کردہ نسخہ کی من و عن نقل تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ والا نسخہ غیر مرتب قسم کا تھا، لہٰذا حضرت عثمان رضؓ کا نسخہ بھی کچھ اسی طرح کا تھا[۷۳] (گویا یہ گروہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ حضرت عثمان رضؓ نے کوئی تصرف نہیں کیا بلکہ محض ایک نسخہ سے دوسرا نسخہ نقل کروا لیا)

نولڈیکے، جس کے نقطہ نگاہ کو اکثر مغربی علماء نے مقلدانہ انداز سے اپنایا ہے، حضرت عثمان رضؓ کی ساری کارروائی کو مشکوک اور ناقابلِ اعتبار قرار دیتا ہے[۷۴] لیکن ایک دوسرا گروہ پورے تیقن کے ساتھ دعویٰ کرتا ہے کہ آپ کی کارروائی نہایت احتیاط کے ساتھ ہوئی[۷۵] ایک گروہ اس بات کو اچھالتا ہے کہ حضرت عثمان رضؓ کے عہد تک قرآنِ مجید کے متن میں اختلافات پیدا ہو چکے تھے،[۷۵] دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اس قسم کی کوئی بات نہ تھی، حضرت عثمان رضؓ نے تو یہ سب کچھ محض اپنی اہمیت جتانے کے لیے کیا[۷۶]

ایک گروہ کہتا ہے کہ قرآنِ مجید لکھنے والے صحابہ رضؓ، قابلِ اعتماد نہ تھے[۷۷] جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ان کاتبانِ وحی کے تقویٰ میں کسی بھی قسم کا شک و شبہ کرنے کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔[۷۸]

معترضین کے اعتراضات کا سب سے کمزور پہلو یہ ہے کہ وہ سب کچھ ظن و تخمین اور قیاس آرائی کی بنیاد پر کہتے ہیں ان کی قیاس آرائیوں کی تردید کرنے والے ثقہ شواہد موجود ہوتے ہیں، تب بھی وہ اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ہر ذی ہوش انسان فیصلہ کر سکتا ہے کہ ایک طرف ثقہ شواہد اور تحقیق شدہ حقائق ہوں اور دوسری جانب قیاس آرائیاں ہوں، تو قیاس آرائی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

یہ تضادات اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ کسی واضح فیصلہ تک نہیں پہنچ پائے، لیکن اسلام دشمنی اور تعصب میں وہ مخالفت کرتے پر مجبور ہیں اور اسی مجبوری میں وہ مخالفت برائے مخالفت کرتے چلے جاتے ہیں

مصادر ومراجع

۱؎ بحوالہ صبحی صالح، ڈاکٹر، مباحث فی علوم القرآن، دار العلم للملایین، بیروت، ۱۹۶۵ء، صفحہ ۷۹، یہی نقطۂ نگاہ دیگر لوگوں نے بھی اختیار کیا مثلاً NOLDEKE, T. SKETCHES FROM EASTERN HISTORY, KHAYAT, PP. 50

۲؎ ایضاً ص۵۲

۳؎ بحوالہ صبحی صالح، مباحث فی علوم القرآن، ص۷۸-۷۹۔ حقانی، عبدالحق، البیان فی علوم القرآن، ص۲۵۸

۴؎ بحوالہ مباحث فی علوم القرآن ص۷۹

۵؎ عبداللہ ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف، المطبعۃ الرحمانیہ، مصر ۱۹۳۶ صفحہ ۱۴-۱۶

۶؎ بہل (BHLL) انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد دوم ص۱۰۷۳

۷؎ عبداللہ ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف، ص۱۴-۱۶

۸؎ سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، المطبعۃ التجاریہ، مصر، جلد اوّل ص۶۰

۹؎ عبداللہ ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف ص۳۲

۱۰؎ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، جلد سوم ص۱۴۶ اس کے علاوہ یہ روایت تمام کتب صحاح میں موجود ہے۔

۱۱،۱۲؎ سیوطی، جلال الدین، الاتقان جلد اول ص۶۱

۱۳؎ تقی عثمانی مولانا، علوم القرآن مکتبہ دار العلوم کراچی صفحہ ۱۸۷

۱۴؎ نزل القرآن علی سبعۃ احرف یہ حدیث اکیس صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ ابو عبیدہ نے اسے متواتر قرار دیا ہے حضور اکرم صلعم نے فرمایا "جبریل نے مجھے قرآن مجید سات حروف میں پڑھایا۔ میں زیادت طلب کرتا رہا۔ وہ پڑھاتے گئے یہاں تک کہ سات حروف تک نوبت پہنچی۔" اس سلسلے میں مزید تفصیلات کے لیے سیوطی، الاتقان، جلد اوّل، ص۴۵ دیکھئے۔

۱۵؎ ایضاً ص۶۱۔ اس سلسلے میں علامہ زرکشی لکھتے ہیں۔ ولم یحتج الصحابۃ فی ایام ابی بکر وعمر الی جمعہ علی وجہ ما جمعہ عثمان لانہ لم یحدث فی ایامہما من الخلاف فیہ ما حدث فی زمن عثمان، ولقد وفق لامر عظیم ورفع الاختلاف وجمع الکلمۃ واراح الامۃ زرکشی، البرہان فی علوم القرآن جلد اوّل ص۲۳۹ ۱۶؎ ایضاً ص۲۳۹

۱۷؎ سیوطی، الاتقان جلد اوّل ص۶۱ حضرت عثمانؓ کے نسخہ کے بارے میں ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں: اس

کارروائی کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ آپؓ نے قرآنِ مجید کی نقلیں تیار کروائیں ۔ املا میں کہیں کہیں ترمیم کی گئی لفظ کی آواز کو نہیں بدلا گیا۔ لیکن اس آواز کی املا کو کچھ بدلا گیا ۔ اس کے بعد اس کے چار یا سات نسخے تیار کیے گئے ..... اسلامی مملکت میں یہ نسخے پھیلائے گئے اور کہا گیا کہ آئندہ نسخے انہیں سے نقل کر کے تیار کیے جائیں اور اس کے علاوہ نسخوں کو تلف کر دیا گیا ۔

حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء ص۲۳

۱۸؎ الزرقانی، محمد عبدالعظیم، مناہل العرفان، جلد اوّل ص۲۵۳، ۲۵۴

۱۹؎ ابن حزم، کتاب الفصل فی الملل والاہوار والنحل جلد دوم ص۸۱-۸۲

۲۰؎ حقانی، عبدالحق، مولانا البیان فی علوم القرآن ص۵۱-۵۲

۲۱؎ الزرقانی ۔ مناہل العرفان جلد اول ص۲۶۸-۲۷۲

۲۲؎ ابن الجزری، النشر فی القرأت العشر، المکتبۃ التجاریہ، مصر، جلد اول ص۳۱

۲۳؎ ابن حزم، کتاب الفصل فی الملل والاہوار والنحل جلد دوم ص۷۷، ۷۸

۲۴؎ عینی، بدر الدین، علامہ، عمدۃ القاری (کتاب الخصومات) جلد ۱۲ ص۲۵۸

۲۵؎ زرکشی، البرہان فی علوم القرآن، دار احیاء الکتب العربیہ جلد اول ص۱۵

۲۶؎ علی القاری ۔ علامہ، مرقاۃ المفاتیح، مکتبہ امدادیہ، ملتان ۱۳۸۷ھ جلد پنجم ۔

۲۷؎ الزرقانی، مناہل العرفان جلد اوّل ص۱۵۱

۲۸؎ شاہ ولی اللہ، المصفیٰ، مطبع فاروقی، دہلی صفحہ ۱۸۷

۲۹؎ انور شاہ کشمیری، فیض الباری، مطبع حجازی، مصر ۱۳۵۸ھ، جلد سوم ص۳۲۱-۳۲۲

۳۰؎ زاہد الکوثری، علامہ، مقالات الکوثری، مطبعہ الانوار، قاہرہ، ۱۳۷۲ھ ص۲۰-۲۱

۳۱؎ انور شاہ کشمیری، فیض الباری، جلد سوم ص۳۲۱، ۳۲۳

۳۲؎ زاہد الکوثری، مقالات کوثری ص۲۱ (A) ۳۲؎ زرکشی، البرہان جلد اول ص۲۳

۳۳؎ عبداللہ ابن ابی داؤد کتاب المصاحف ص۲۵

۳۴؎ بخاری، الجامع الصحیح جلد سوم ص۱۴۶

۳۵؎-۳۶ بحوالہ صبحی صالح، مباحث فی علوم القرآن ص۷۹

۳۷ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، جلد نہم ص ۱۳-۱۵
۳۸ سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن جلد اول ص ۶۱
۳۹ مقری، نفح الطیب، جلد اول ص ۲۹۸
۴۰ شاہ ولی اللہ، ازالۃ الخفاء، جلد دوم ص ۵
۴۱ عبداللہ ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف ص ۲۲
۴۲ حاکم، امام، مستدرک حاکم، جلد دوم ص ۲۲۹
۴۳ الزرقانی، مناہل العرفان، حاکم اول ص ۲۵۳-۲۵۴
۴۴ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، جلد نہم ص ۱۷ ۴۵ ایضاً ص ۱۵
۴۶ ضربت عیسوی، تاویل القرآن ص ۱۰۶-۱۰۷ دیگر کئی ایک مستشرقین نے بھی یہی نقطۂ نگاہ اختیار کیا ہے

(i) ARTHUR TEFFERY, MATERIAL FOR THE HISTORY OF TEAT OF THE QURAN, PP. 10

(ii) BHUL, ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM, VOL II PP. 1073

(iii) MARGOLIUTH, MOHAMMADANISM, PP 70

(iv) فنڈر، پادری، میزان الحق ص ۳۶، ۴۴ (ان سب لوگوں نے شیعہ ماخذ کے حوالے سے یہ نقطۂ نگاہ اپنایا ہے)

۴۷ سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، جلد اوّل ص ۶
۴۸ ابن حزم، کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل، مطبع الادبیہ، مصر ۱۳۲۰ھ جلد دوم ص ۶۱
۴۹ ایضاً، جلد دوم ص ۷۱ ۵۰ حسین ہیکل، عمر فاروق، مطبع مصر شرکتہ المصریہ ۱۳۶۴ھ جلد دوم ص ۲۱۳
۵۱ مسلم، امام، الجامع الصحیح، مطبع محمد علی، مصر ۱۳۳۴ھ جلد اوّل ص ۸
۵۲ بحوالہ ابن کثیر، محمد بن اسماعیل، تفسیر القرآن العظیم (مقدمہ) مطبع مصطفیٰ محمد ۱۹۴۸ء جلد اول ص ۵
۵۳ حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاول پور ص ۲۴
۵۴-۵۵ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، جلد نہم ص ۱۶-۱۷
۵۶ تا ۵۹ نورالدین عتر، محاضرات فی علوم القرآن، مطبعۃ دار الکتاب، دمشق ۱۹۹۱ ص ۵۴
۶۰ الزرکشی، البرہان فی علوم القرآن، جلد اوّل ص ۲۳۷
۶۱ بحوالہ نورالدین عتر، محاضرات فی علوم القرآن ص ۵۴
۶۲ تا ۶۴ عبداللہ بن ابی داؤد، کتاب المصاحف ص ۲۴

۶۵؎ بہل (BHUL) کی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ص ۱۰۷۳

۶۶؎ عبداللہ بن ابی داؤد، کتاب المصاحف، ص ۳۲ ۶۷؎ تا ۶۹؎ آلوسی، روح المعانی جلد اول ص ۲۸

۷۰؎ ضربت عیسوی، تاویل القرآن ص ۱۰۶-۱۰۷ - آرتھر جیفری کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ اگر ہم حضرت عثمانؓ سے قبل کی قرآن کی قرائتیں تلاش کرنا چاہیں تو یہ بالکل عبث ہوگا۔ قرآن پورا تھا لیکن آپ نے ضائع کردیا۔ حالانکہ اس کے لکھے ہوئے مقدمہ کے پہلے ہی صفحہ پر وہ کہتا ہے کہ مسلمانوں نے کبھی قرآن کے متن کو اکٹھا کرنے کی باقاعدہ کوشش ہی نہیں کی۔ اس سلسلے میں دیکھئے - ARTHER JEFFERY, MATERIAL FOR THE HISTORY OF THE TEXT OF THE QURAN (PREFACE) PP. I

۷۱؎ آرتھر جیفری، حوالہ سابق - نیز NALDEKE, T. SKETCHES FROM EASTERN. HISTORY, KHYAT BERUT, PP. 51

72؎ BHUL, ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM, PP. 1037

73؎ NDDEKE, SKETEHES FROM EASTERN, PP. 51

۷۴؎ بحوالہ صبحی صالح، مباحث فی علوم القرآن ص ۸۰

75؎ ARTHER JEFFERY, MATERIAL FOR THE HISTORY OF THE TEXT OF THE QURAN, PP. II

76؎ (i) NOLDEKE, SKETCHES FROM EASTERN HISTORY, PP. 50
(ii) NICHOLSON, DITERARY HISTORY OF THE ARABS (PREFACE PP. XII - XIII

۷۷، ۷۸؎ بحوالہ صبحی صالح، مباحث فی علوم القرآن، ص ۸۰

خط وکتابت کرتے وقت
خریداری نمبر اور پتہ صاف صاف
لکھا کریں

پاکستان آرمی میں جونیئر کمیشنڈ آفیسر خطیبوں کی ضرورت

پاکستان آرمی میں جونیئر کمیشنڈ آفیسر خطیبوں کی خالی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مطلوبہ قابلیت کے حامل حضرات سے درخواستیں مطلوب ہیں ۔

مطلوبہ قابلیت

ا ۔ افواجِ پاکستان کے لئے منظور شدہ کسی دینی مدرسہ سے درس نظامی میں فراغت کی سند ۔

ب ۔ پاکستان کے کسی بورڈ سے کم از کم میٹرک کی سند ۔

ج ۔ روزمرہ امور کے متعلق عربی بول چال میں مہارت، قرأت اور حفظ اضافی قابلیت تصور کی جائے گی ۔

عُمر

یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء کو ۲۰ سال سے کم اور ۲۸ سال سے زائد نہ ہو ۔

عہدہ اور تنخواہ

ملازمت کے لئے منتخب اُمیدواروں کو نائب خطیب (نائب صوبیدار) کا عہدہ دیا جائے گا۔ فوجی وردی کی بجائے منظور شدہ شہری لباس فوج کی طرف سے مُفت مہیا کیا جائے گا۔ فوج کے دیگر جونیئر کمیشنڈ افسروں کیطرح اگلے رینک میں ترقی کی گنجائش ہوگی ۔

الاؤنسز و دیگر مراعات :

وہ تمام الاؤنسز و مراعات جو فوج کے جے سی او صاحبان کو حاصل ہیں، انہیں بھی حاصل ہونگی۔ مثلاً ذات کے لئے مفت راشن، مفت رہائش (جہاں مہیا ہو ورنہ کوارٹر الاؤنس) اپنے اور بیوی بچوں کیلئے مفت طبّی سہولت، سفر کی مراعات، پنشن، گریجویٹی اور بیمہ کی مراعات وغیرہ وغیرہ ۔

ملازمت کی جگہ :

پاکستان میں یا پاکستان سے باہر کسی جگہ ۔

تربیت :

منتخب اُمیدواروں کو فوجی زندگی سے روشناس کرانے کی خاطر خاص تربیت دی جائے گی ۔

طریق انتخاب :

ا ۔ مختلف مقامات پر ابتدائی تحریری امتحان ۔ ب ۔ انٹرویو ۔ ج ۔ طبّی معائنہ

درخواستیں مجوزہ فارم پر اصل اسناد کی تصدیق شدہ نقول کے ہمراہ شعبہ دینی تعلیمات آرمی ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ آئی جی ٹی اینڈ ای برانچ جنرل ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی میں **۱۵ جولائی ۱۹۹۶ء** تک پہنچ جانی چاہئیں ۔

درخواستوں کے فارم مذکورہ شعبہ دینی تعلیمات سے ۲½ روپے کا جوابی ڈاک لفافہ بھیج کر حاصل کئے جا سکتے ہیں فارم طلب کرتے وقت اپنی قابلیت اور سند الفراغ کے بارے میں پوری معلومات لکھیں ۔

پاکستان آرمی

حافظ محمد اقبال رنگونی (برطانیہ)

امریکہ میں اسلام کا مستقبل

مستشرقین یورپ کا یہ پروپیگنڈہ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے اپنی موت آپ مر رہا ہے

پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر تھامس سائمنز نے ۴ جولائی کو امریکہ کے یوم آزادی کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام امریکہ میں تیزی سے پھیل رہا ہے اور آئندہ برسوں میں مسلمانوں کی تعداد کے لحاظ سے اسلام امریکہ کا دوسرا بڑا مذہب ہوگا۔ (جنگ لندن ۵ جولائی ۹۶ء)

امریکی سفیر کا یہ بیان بلاشک و شبہ درست ہے۔ حالات و واقعات اسی بات کی نشان دہی کر رہے ہیں کہ امریکہ اور سابق سوویت یونین کی سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد نہ صرف امریکہ اور روس کی ریاستوں میں اسلام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اور غیر مسلموں کو متاثر کر رہا ہے بلکہ یورپ، افریقی ممالک اور ایشاء کے غیر مسلم افراد بھی اسلام میں دلچسپی لینے لگے ہیں اور اسلام کے ذاتی محاسن اور اسکی صداقت و حقانیت کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے اپنے آپکو حلقہ اسلام میں شامل کرنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

ان سب ممالک میں اسلام کے تیزی کے ساتھ پھیلنے کا سبب یہ نہیں کہ انہیں کوئی زبردستی اسلام لانے پر مجبور کر رہا ہے یا انہیں مالی اور سیاسی تعاون کی پیش کش کی جاتی ہے یا کسی اور طرح کا لالچ دیکر انہیں اسلام قبول کرنے پر آمادہ کیا جاتا ہے، نہیں ہرگز نہیں، اسلام قبول کرنے والوں کی اکثریت مختلف مذاہب کے درمیان معرکہ آرائی کے منازل طے کرنے کے بعد قبولیت اسلام کا اعلان کرتی ہے اور انہیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو انہیں اس دنیا میں مشکلات سے نکال سکتا ہے اور آخرت میں نجات کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ اسلام کا کمال اور اسکا اپنا ذاتی حسن ہے کہ جوں جوں اس پر نگاہ پڑتی جاتی ہے، دل خود بخود قریب ہوتا جاتا ہے اور پھر پکار اٹھتے ہیں کہ۔

؎ زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است

امریکہ کے مشہور جریدہ لائف کے ایڈیٹر یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اسلام تمام مذاہب عالم میں آسان اور واضح ترین مذہب ہے۔ اسکی تعلیمات میں کوئی پیچیدگی نہیں کوئی عقیدہ خلاف عقل نہیں ہے۔ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کی نظر میں، ص ۳۱۸)

سرد جنگ کے دوران سابق سوویت یونین کے لیڈروں نے اسلام کا نام لینے پر پابندی عائد کردی تھی۔ قرآن کی زیارت اور تلاوت سے محروم کرنے کی ہر ممکن راہ تلاش کرلی گئی۔ اسلام کے حسین چہرہ کو چھپانے کے لئے ہزار جتن کئے گئے لیکن دنیا نے دیکھا اور بخوبی دیکھا کہ ان سب کے باوجود اسلام کا حسین چہرہ پہلے کی طرح تابناک اور روشن نکلا۔ جتنا اسلام کو مٹانے اور دبانے کی کوشش کی گئی اس سے کہیں زیادہ اسلام نے اپنے اثرات پھیلائے اور وقت نے ثابت کردیا کہ اسلام مٹانے والے خود مٹ گئے اور اسلام اسی شان سے آگے بڑھتا چلا گیا اور آج اس قلیل سی مدت میں روسی ریاستوں میں اسلام کا پرچم لہرارہا ہے اور اسلامی تعلیمات کا چرچا عام ہورہا ہے اور اسلام کے قرب پر فخر کیا جانے لگا۔

انہی دنوں امریکہ اور یورپ کے سیاسی اور مذہبی رہنما بھی اسلام کو خوفناک شکل میں پیش کررہے تھے، انہیں یقین ہوچلا تھا کہ سوویت یونین کو سیاسی سطح پر مات دینے کے باوجود ایک بڑی بلکہ بہت بڑی قوت کا سامنا کرنا باقی ہے اور وہ قوت اسلام کی قوت ہے۔ انہیں جارج برناڈشا کا یہ قول چین لینے نہیں دیتا تھا "اگر آئندہ سو سال کے اندر کسی مذہب کے انگلستان میں نہیں بلکہ یورپ میں عوام کے ذہن و فکر پر چھا جانے کا امکان ہے تو وہ صرف اسلام ہے"۔

اسی خطرے کے پیش نظر سرد جنگ کے دوران اور پھر اسکے بعد بھی اسلام کے بارے میں مسلسل اور نہایت ہی غلیظ پروپیگنڈہ کیا گیا۔ مذہبی اور سیاسی طور پر اسلام کو خطرناک ثابت کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی۔ سیاسی اور مذہبی رہنما آگے آگے چلے اور غلط سلط اتہامات اور قوت کے ذریعہ اسلام کو مٹانے اور اس کے حسین چہرہ کو داغدار دکھانے کے منصوبے بنانے لگے

اور ایک منظم منصوبہ کے ساتھ مختلف مقامات سے اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق کتابوں کا طوفان اٹھایا گیا۔ یورپ اور امریکہ نے لیڈری کا کردار ادا کیا اور ایشیا کے نام نہاد دانشوروں کے ذریعہ اسلام پر رکیک حملے کیے گئے اور پھر ان کتابوں کی عالمی سطح پر تشہیر کی گئی تاکہ پوری دنیا میں یہ مشہور ہوجائے کہ انسانیت کا سب سے بڑا اور خطرناک دشمن اگر کوئی ہے تو وہ صرف اسلام ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسلام کے خلاف طوفان بدتمیزی اٹھانے والے ان رہنماؤں کو بخوبی پتہ تھا کہ جن جن غلیظ اور مکروہ ترین باتوں کو وہ اسلام کی طرف منسوب کر رہے ہیں اور تاریخی حقائق کو مسخ کر کے جو صورت پیش کی جارہی ہے، ان باتوں کا نہ اسلام سے کوئی تعلق ہے اور نہ اہل اسلام اسکے قائل ہیں لیکن وہ ان باتوں کو اسلام اور اہل اسلام سے منسوب نہ کریں تو ظاہر بات ہے کہ ان کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ محض اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے عقائد اور اسلامی تعلیمات کا چہرہ مسخ کیا گیا۔

امریکہ، یورپ، روس، افریقہ اور ہندوستان۔ جہاں جہاں اسلام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے، اس نے بہرحال اعدائے اسلام کے عرصہ دراز سے اچھالے گئے اس پروپیگنڈے کا تار پود بکھیر دیا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ مستشرقین یورپ کے اس اعتراض اور پروپیگنڈہ کا جواب دینے کے لئے اب ہمیں تاریخی واقعات سے دلائل مہیا کرنے کی ضرورت نہیں رہی، نہ ہمیں صحابہ کرامؓ کے واقعات سے اس اعتراض کا جواب دینے کی حاجت ہے۔ اسی پندرہویں صدی میں (جبکہ امریکہ اور یورپ کھل کر اسلام کی مخالفت پر اتر آیا ہے اور نیو ورلڈ آڈر کے نعرے لگا رہا ہے) ہزاروں کی تعداد میں غیر مسلموں کا قبول اسلام اور اسلامی تعلیمات کی خوبیوں کا اعتراف اعدائے اسلام کے لئے تازیانہ عبرت ہے اور انکے اعتراض کا کافی شافی جواب دے رہا ہے۔ یہ معترضین خود ہی بتائیں کہ امریکہ میں کس نے بزور شمشیر اسلام کو فروغ دیا ہے اور ہزاروں افراد کا قبول اسلام کس کی تلوار کا رہین ہے؟ یورپ کے نو مسلموں کو کس نے جبر کے ذریعہ اسلام میں داخل کیا ہے؟ اور ہندوستان میں وہ کونسی قوت ہے جو وہاں کے ہزاروں ہندوؤں کو اسلام کے قریب کر رہی ہے؟ کاش کہ یہ لوگ میجر ارتھر کلائن لیونارڈ کا یہ بیان پڑھتے جو اس نے اسلام کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے دیا ہے کہ " اسلام ایک ایسا عظیم الشان اور سچا مذہب ہے جو اپنے متبعین کو انسانی

Adarts-HRA-11/96

اندھیروں اور گمراہیوں سے نکال کر روشنی اور سچائی کی بلند چوٹیوں تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کی نظر میں، ص ۱۰۲)

اسلام دین فطرت ہے۔ اسکے علاوہ جتنے مذاہب اس وقت پائے جاتے ہیں وہ فطرت سے ٹکراتے ہیں اور مصنوعی حسن کے ذریعہ اپنے آپ کو منوانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جوں جوں مصنوعیت کا یہ سیاہ نقاب اترتا ہے، اندھیروں اور گمراہیوں کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ جبکہ اسلام کو مصنوعی حسن کا سہارا لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی نہ ہے اور نہ ہوگی۔ اسکی تعلیمات اور اسکے احکامات ابدی سچائی لئے ہوئے ہیں اور یہی وہ تعلیمات اور احکامات ہیں جن پر عمل کرنے سے ہر قسم کی مشکلات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ جارج برناڈشا کے اس بیان سے مستشرقین یورپ ناواقف نہ ہونگے کہ "اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے پیغام میں اتنی جانداریت اور عہد گیریت ہے کہ وہ زندگی کے بدل رہے ادوار کے تمام تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرسکتا ہے اور ہر دور میں انسان کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ (ایضا ص ۳۱۷)

یورپ اور امریکہ کے وہ تمام مذہبی اور سیاسی دانشور جو اپنے اپنے ممالک میں اسلام کے تیزی سے پھیلنے پر فکرمند اور پریشان ہیں اور اسکا راستہ روکنے کے لئے ذلیل ترین اوچھی حرکتیں کررہے ہیں۔ درخواست ہے کہ اپنے دل کو تعصب اور عناد سے صاف کریں اور اسلام کی صداقت اور اسکی حقانیت کا کھلے دل سے اعتراف کرلیں اور اس ابدی سچائی کا ساتھ دیں جو اسلام کے نام سے پوری دنیا میں اپنا آپ منواچکا ہے اور جس نے ہر بڑی سے بڑی مخالفت کے باوجود دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کردکھادیا ہے۔ **وما علینا الاالبلاغ المبین** (۹ جولائی ۱۹۹۶ء)

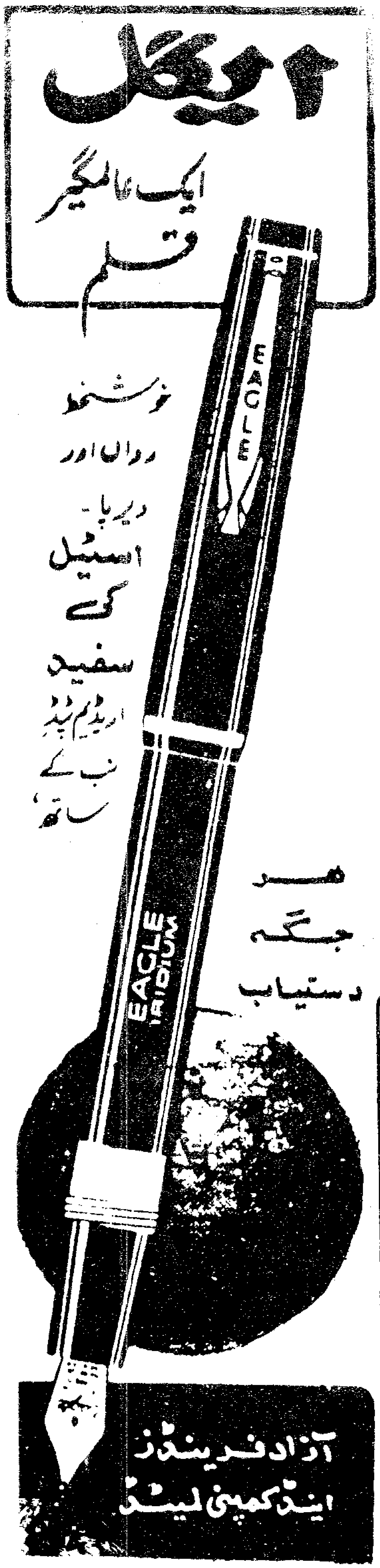

ایگل
ایک عالمگیر قلم
EAGLE
خوشخط رواں اور دیرپا۔
اسٹیل کے سفید اریڈیم پینٹڈ نب کے ساتھ
ہر جگہ دستیاب
EAGLE IRIDIUM
آزاد فرینڈز اینڈ کمپنی لمیٹڈ

کلکشاں پرنٹس
دِلکش
دِلنشیں
دِلفریب
حسین کے پارچہ جات
حسین کے خوبصورت پارچہ جات نہ صرف آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا
مرد دونوں کے ملبوسات کیلئے موزوں حسین کے پارچہ جات شہر کی ہر بڑی دکان پر دستیاب ہیں۔
FABRICS
خوش پوشی کے پیش رو
حسین ٹیکسٹائل ملز
حسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
کا ایک ڈویژن

قومی خدمت ایک عبادت ہے
اور
سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے
سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے
Servis
قدم قدم حسین قدم قدم آرام